تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ

تالیف

حضرۃ الحاج مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارۂ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

اشاعت اوّل ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ

باہتمام خلیل اشرف عثمانی

دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی ۱

ادارۃ المعارف ڈاکخانہ دارالعلوم کراچی ۱۴

مکتبہ دارالعلوم ڈاکخانہ دارالعلوم کراچی ۱۴

ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ انار کلی، لاہور

کتابت : محمد یوسف سندیانی

انکی طبقہ میں رکن اعظم بنکر داخل ہوئے تھے جنکے اقوال وافعال اور قلب وجوارح کی ہر زمانہ میں حفاظت کی گئی ہے اور جنکی زبان اور اعضاء بدن کو تائید و توفیق خداوندی نے مخلوق کو گمراہی سے بچا سکنے کے لئے انکی تربیت وکفالت میں [illegible] اور کہا ہے آپ نے کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ [illegible] الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے " سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر " او کما قال ظاہر بین علماء [illegible] نہ ہو سکنے کی وجہ سے تذبذب و تحیر کے بیابان میں سرگردان پھرا کرتے تھے حضرت امام ربانی قدس سرہ مشکوۃ نبوت سے سلگائی ہوئی مشعل قلبی کے نور کی بدولت واضح حق جانب بیان فرماتے اور شق صحیح معین فرما کر بلا استشہاد فیصلہ کر دیا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپکے فتاوی میں نقلی استشہاد وروایات بہت ہی کم نظر سے گذرینگی اور حقیقت میں امر حق دلیل کا تابع بھی نہیں ہے بلکہ دلیل امر حق کی محکوم اور علامت مظہرہ کے قایم مقام ہے۔

حضرت امام ربانی کا علو مرتبت اور قرب منزلت کا پورا پتہ لگانا کوئی آسان بات نہیں اور نہ اسکی حاجت ہے ہاں اتنی بات ظاہر اور سب کے نزدیک مسلم ہے کہ مرتبہ ولایت میں خاص نسبت عبدیت یعنی اتباع نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم میں انہماک وفنائیت جو آپکو حاصل ہوئی تھی آپ کے زمانہ میں دوسرے کو عطا نہوئی تھی آپ اپنے زمانہ کے تمام خاصان خدا کے خلاصہ اور مقبولان بارگاہ احدیت کے لب لباب اور مرجوین کی جماعت کے منتخب صدر انجمن تھے جس درجہ کی استقامت و پختگی یعنی دین کے بارہ میں جماؤ اور ثابت قدمی آپکو عطا ہوئی تھی اُسکی نظیر اہل عصر کو نظر نہیں آئی موافق ہو یا مخالف اور دوست ہو یا دشمن چار و ناچار با دل خواستہ یا ناخواستہ اس بات کا ضرور مقر ہے اور ہوگا کہ حضرت امام ربانی اُس سیدھی اور صاف بٹیا پر چلتے چلتے جان دیگئے جسکو شریعت اور سنت کہا جاتا ہے۔ مانا کہ مخالفین نے جن باتوں کو بدعت حسنہ کہا انکو حضرت امام ربانی نے بدعت سیئہ قرار دیا اور نافرد متنفر رہے لیکن جس مضمون کا سنت اور فعل رسول یا فعل صحابہ ہونا مخالف کو بھی تسلیم ہے اُسکے التزام واہتمام اور پابندی وانصرام کا معترضین کو بھی اسدرجہ اعتراف ہے کہ امام ربانی کا یگانہ روزگار ہونا اظہر من الشمس ہے۔ یہ بے نظیر استقامت اور لاثانی پختگی آخر کیوں تھی اور کہاں سے آئی تھی اگر اسکا حاصل کرنا سہل تھا تو معترضین نے

پہونچی مگر نہ انہوں نے کسی سے ذکر کیا نہ کسی صورت یہ حال کسی پر ظاہر ہوا اسی حالت مین صبح کیوقت
بغل مین کتاب دبائے پڑھنے کے واسطے حضرت کی خدمت مین آرہے تھے کہ راستہ مین حلوائی کی
دوکان پر گرم گرم حلوا بک رہا تھا یہ کچھ دیر وہان کھڑے رہے کہ کچھ پاس ہو تو کھائین مگر پیسہ بھی نہ تھا اسلئے
صبر کرکے چلدئے اور خانقاہ مین پہونچے حضرت گویا انکے منتظر ہی بیٹھے تھے سلام کا جواب دیتے ہی فرمایا
مولوی ولی محمد آج تو حلوا کھانے کو ہمارا جی چاہتا ہے لو یہ چار آنہ لیجاؤ اور جس دوکان سے تمکو پسند ہو دوپیسہ
سے لاؤ غرض مولوی ولی محمد اُسی دوکان سے حلوا خرید کر لائے اور حضرت کے سامنے رکھدیا حضرت نے
ارشاد فرمایا "میان ولی محمد میری خوشی یہ ہے کہ اس حلوے کو تم ہی کھالو" مولوی ولی محمد صاحب اس
قصہ کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ حضرت کے سامنے جاتے مجھے بہت ڈر معلوم ہوتا ہے کیونکہ قلب کے
وساوس اختیار مین نہین اور حضرت اُنپر مطلع ہوجاتے ہین۔

حافظ [illegible] صاحب میرٹھی نابرابر فرماتے ہین کہ [illegible] اپنی اہلیہ کو لیکر [illegible] جاتا تھا گنگوہ
حاضر ہوا تو شورۃً حضرت سے قصد ظاہر کیا بیساختہ آپنے فرمایا "کیا مارنے کے واسطے لئے جاتے ہو؟"
یہ بیچارے کیا سمجھتے کہ مطلب کیا ہے دوبارہ پھر عرض کیا کہ حضرت وہان مجھے تکلیف بہت ہوتی ہے
آپنے ارشاد فرمایا "اچھا لیجاؤ مگر عید تک گھر پہونچادینا" غرض وہان سے رخصت ہوئے اور اہلیہ کو لیکر میرٹھ
پہونچے چونکہ حضرت کا ارشاد یاد تھا اسلئے عید سے پہلے میرٹھ پہونچادیا چند ہی روز بعد دفعۃً مبتلائے
مرض ہوئے [illegible]

ایکمرتبہ دو شخص اجنبی آپکی خدمت مین حاضر ہوئے اور سلام و مصافحہ کے بعد بیعت کی تمنا ظاہر
کی آپنے فرمایا "دو رکعت پڑھو" حضرت کے اس ارشاد پر تھوڑی دیر تو دونون صاحب گردن جھکائے
بیٹھے رہے پھر چپکے ہی اُٹھکر چلدئے جب دروازہ سے باہر ہولئے تب حضرت نے فرمایا "دونون شیعہ
تھے میرا امتحان لینے آئے تھے" حاضرین مین سے بعض آدمی اسکی تحقیق کو انکے پیچھے گئے اور معلوم کیا
تو واقع مین رافضی تھے۔

مولوی محمد سہول صاحب نے ایکمرتبہ بعض مسائل حقہ کے علی الاعلان بیان کرنے پر لوگ مخالف
بہت ہوگئے اور یہ مخالفت یہان تک بڑھی کہ تذلیل و توہین کی سعی مین مخالفون نے کوتاہی نہ کی
جھوٹے الزام قائم ہوکر فوجداری کا مقدمہ بھی قایم کردیا گیا جب بہت پریشان ہوئے تو حضرت نے

جاتا ہے تحریر فرمایا گھبراؤ نہیں میں دعا کرتا ہوں خدا پر بھروسہ رکھو ؎ دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است " حضرت کی اس تحریر سے گو نہ تسکین ہوئی مگر جو رنگ آنکھوں سے دیکھ رہے تھے وہ ہراسان بناتا تھا کچہری میں ملزم بنکر پیش ہونا پڑیگا خدا جانے کیا سوال ہو اور کیا جواب منہ سے نکلے اسی پریشانی میں آنکھ لگ گئی خواب میں دیکھا کہ حضرت انکا ہاتھ پکڑے اپنے ساتھ لئے جاتے ہیں۔ یکایک آنکھ کھلگئی اور قلب کا اضطراب رفع ہو گیا دو ایک دن بعد مقدمہ خارج ہو گیا اور انکو عدالت میں جانا بھی نہ پڑا۔

مرزا غلام احمد قادیانی جس زمانہ میں براہین لکھ رہے تھے اور اُنکے فضل و کمال کا اخبارات میں چرچا اور شہرہ تھا حالانکہ اُسوقت تک انکو حضرت امام ربانی سے عقیدت بھی تھی اسطرف کے جانے والون سے دریافت کیا کرتے تھے کہ حضرت مولانا اچھی طرح ہیں ؟ اور دہلی سے گنگوہ کتنے فاصلہ پر ہے اور راستہ کیسا ہے ؟ غرض حاضری کا خیال بھی معلوم ہوتا تھا اُسی زمانہ میں حضرت امام ربانی نے ایک شخص سے یون ارشاد فرمایا تھا کہ "کام تو یہ شخص اچھا کر رہا ہے مگر پیر کی ضرورت ہے ورنہ گمراہی کا احتمال ہے" اسکے جب تک محبت و عقیدت رہی [illegible] کے خیالات [illegible] ہونے شروع ہو گئے ۔

رمضان [illegible] حضرت [illegible]

سے ندی طیار نہوئی تھی حضرت کے حجرہ شریفہ میں لوٹے بھرے رہتے تھے ہان حضرت نوافل ضرور وہان ادا فرما لیتے تھے خربزہ کا موسم تھا ایکبار ہم طالبعلمون نے کچھ بتاسے جو خربزون کے ساتھ کھانیکو لائے تھے ادہر اُدہر لوٹون میں چھپا دیے جب نماز کو باہر آئے تو بجماعت طلبہ نے مجھسے کہا کہ جاؤ پیچھے سے بتاسے نکال لاؤ میں دبے پاؤن نہایت آہستہ گیا دیکھا تو حضرت آستین اُتار رہے تھے فرمایا جا جلدی نکال لیکر جا نماز کا حرج ہو رہا ہے"۔

افسر الاطبا مولانا حکیم محمد سعید امروہی تحریر فرماتے ہیں مجھے ابتدا سے بزرگان دین کی زیارت کا شوق رہا اور دور دراز کے سفر بھی کئے مشاہیر اکابر کی خدمت میں حاضر بھی ہوا مگر خدا جانے کیا سبب تھا کہ کہیں دلکو ایسا اطمینان نہوا کہ بیعت کرتا اسی خیال میں گنگوہ بھی حاضر ہوا اور حضرت کے کمال اتباع سنت کو دیکھکر عقیدت بڑھی مگر تاہم یہ خیال تھا کہ جب تک اُدہر ہی سے قلب کو نہ کھینچا جائیگا بیعت نہ کرونگا کئی دن قیام کیا آخر آپکے معمولات پسندیدہ و اخلاق حمیدہ دیکھکر بیعت کا ارادہ ہو گیا بعض خدام کے واسطے سے میں نے یہ درخواست پیش کی حضرت نے صاف انکار فرمادیا کہ نہیں

شامل فرمایا اس قصہ کو نقل فرما کر حضرت امام ربانی قدس سرہ نے ارشاد فرمایا "مجھے بھی کچا تاجا تا نہیں ہے لوگوں کو توبہ کرادیا کرتا ہوں کہ یہی وسیلہ میری نجات کا ہو۔"

ایک روز حضرت مولانا خلیل احمد صاحب زید مجدہ نے دریافت کیا کہ حضرت یہ حافظ لطافت علی عرف حافظ مینڈھو شیخ پوری کیسے شخص تھے حضرت نے فرمایا "پکا کافر تھا" اور اسکے بعد مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ "ضامن علی جلال آبادی تو [illegible] تھے۔"

ایک بار ارشاد فرمایا کہ ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں ایکبار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کیلئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی میاں صاحب بولے کہ فلانی کیوں نہیں آئی رنڈیوں نے جواب دیا "میاں صاحب ہم نے اس سے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو اس نے کہا میں بہت گناہگار ہوں اور بہت روسیاہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں" میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا چنانچہ رنڈیاں اسے لیکر آئیں جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا "بی تم کیوں نہیں آئی تھیں" تو اس نے کہا حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے "بی تم شرماتی کیوں ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے" رنڈی یہ سنکر آگ ہوگئی اور خفا ہو کر بولی لاحول ولا قوۃ اگرچہ روسیاہ وگنہگار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی" میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہ گئے اور وہ اٹھکر چلدی۔

ایک بار ارشاد فرمایا کہ ایک مجذوب کے سامنے سے تین شخص گذرے پہلا تو خاموش اور تیز رفتاری کے ساتھ نکلا چلا گیا مجذوب کی طرف منہ پھیر کر بھی نہ دیکھا اور دوسرا شخص آہستہ آہستہ سامنے کو نکلا مگر چلا گیا کچھ بولا نہیں اور تیسرا شخص مجذوب کی تردید کے درپے ہوگیا اور کھڑا ہو کر لگا کہنے تو فاسق ہے اور ایسا ہے ویسا ہے مجذوب نے کہا یہ تیسرا شخص تو یقیناً سیرا ہو لیا جسکے تخلف محال ہے اور دوسرا بھی غالب ہے کہ تابو میں آجائے گر پہلا سالم نکلا اور گذر گیا۔

ایک دن رسول شاہی فقیروں کا تذکرہ تھا حضرت امام ربانی نے فرمایا رسول شاہ الور کا باشندہ ایک فقیر تھا اگرچہ احکام شرع کا پابند تھا مگر شراب پیا کرتا تھا اور شاید اسکی وجہ ہوگی کہ اس نے اپنی جماعت

تھی کہ اسکو بازار مین بیچنے جاؤن آخر دوسرے دن وہ مجذوب پھر ملے اور کہا کہ مولوی تو نے وہ سونا بیچا نہین خیر مین ہی بیچ لاؤنگا۔ دوسرے وقت آئے اور میرے پاس سے وہ لے گئے اور بیچکر اُسکی قیمت مجکو لادی۔ پھر ایک روز وہی مجذوب ملے اور فرمایش کی کہ مولوی ہمارے واسطے امرود لا مین دو پیسہ کے امرود لیگیا اور اُنکے سامنے رکھدئے اُنہون نے ایک امرود اُنمین سے ہاتھ مین لیا اور ہنسنے لگے امرود کو دیکھتے جاتے اور یون کہتے جاتے تھے کہ تجکو تو مولوی ہی کھاویگا اسکے بعد وہ امرود مجکو دیا مین نے جو ہاتھ مین لیا تو وہ نہایت گرم تھا اُسوقت میرے ذہن مین آیا کہ اگر تو نے یہ امرود کھالیا تو مجذوب ہوجائیگا اسلئے ڈرگیا اور کھایا نہین چپکا ہی امرود کو ہاتھ مین لئے اٹھکر چلا آیا اور لاکر اپنے حجرہ مین رکھدیا پھر بھول گیا دس پندرہ دن کے بعد جو نگاہ پڑی اور اُٹھاکر دیکھا تو وہ امرود بدستور ویسا ہی تازہ معلوم ہوتا تھا کسی قسم کا تغیر نہ آیا تھا بلکہ وہ گرمی جو اُسوقت تھی اب بھی موجود تھی (اسکے بعد یاد نہین حضرت نے کیا فرمایا شاید یون کہا تھا کہ اُس امرود کو کسی شخص نے کھا لیا تھا اور وہ مجذوب ہوگیا تھا) ایک روز وہ مجذوب پھر آئے اور کہنے لگے کہ مولوی مین یہان سے جاتا ہون تو میرے ساتھ چل اور اُس بوٹی کو پھر دیکھ لے غرض پھر مجھے ساتھ لے گئے اور سلطان جی صاحب مین وہ بوٹی پھر دکھائی اسکے بعد کہین چلے گئے۔

ایکبار آپکی داڑہ مین درد تھا فرمانے لگے مین سمجھتا ہون کہ اگر داڑہ اکھڑوادون تو تکلیف جاتی رہیگی مگر ہمت نہین پڑتی یہی حال اہل دنیا کا ہے کہ دنیا کی تھوڑی مشقت نہین برداشت کرتے اور آخرت کے مصائب مین مبتلا ہوتے ہین۔

ایکبار فرمایا جیسے جیسے لڑکے بڑے ہوتے ہین آدمی خوش ہوتا ہے اور یہ نہین سمجھتا کہ روز بروز زندگی کے دن کم ہوتے جاتے ہیں اور موت سے وہ قریب ہوتا جاتا ہے۔

ایکبار ارشاد فرمایا مین نے ایکبار خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب عروس کی صورت مین ہین اور میرا اُن سے نکاح ہوا ہے سو جسطرح زن و شوہر مین ایک کو دوسرے سے فائدہ پہونچتا ہی اسی طرح مجھے اُن سے اور اُنہین مجھسے فائدہ پہونچا ہے اُنہون نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کرکے ہمین مرید کرایا اور ہم نے حضرت سے سفارش کرکے اُنہین مرید کرادیا حکیم محمد صدیق صاحب کاندہلوی نے کہا اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ آپنے فرمایا ہان آخر اُنکے بچونکی تربیت کرتا ہی ہون۔